رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے ؛

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

# فاروق

قادیان

اندرا ہند سے باہر پچیس روپیہ (صہ)

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ | قادیان مورخہ ۷ رجنوری سنہ ۱۹۳۰ء مطابق ۶ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۸ھ | نمبر ۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ایام جلسہ میں حضور تمام دن اور رات کے تین تین بجے تک مہمانوں سے ملاقاتوں میں مصروف رہے۔ الحمد للہ کہ خدا نے حضور کی صحت درست رکھی ؛

(۲) امسال خدا کے فضل سے غیر احمدی دوست بھی قریباً چھ سو کے جلسہ سالانہ پر احمدی احباب کے ساتھ تشریف لائے۔ جن میں سے پانسو سے اوپر لوگوں نے احمدیت کو قبول کر کے بیعت کی ؛

(۳) علاوہ احمدیوں اور غیر احمدیوں اور پیغامیوں کے یورپین عیسائی مشنری اور عیسائی مکتی فوج کے مشنری صاحب اور ایک مس صاحبہ بھی حضور کی زیارت کے لئے آئے۔ اور بعض اُن میں سے حضور کی تقریر میں حاضر رہے۔ اور ایک معزز ہندو صاحب جن کا اسم گرامی لالہ اتم پرکاش ہے لدھیانہ سے تشریف لائے۔ جنہوں نے ایک نعتیہ نظم جو آپ کی عقیدت اور اخلاص سے پُر تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھکر سنائی۔ اور اپنے حسن اعتقاد کا اظہار کیا۔ اور تقریریں جلسہ میں شامل ہوتے رہے ؛

(۴) جلسہ میں امسال تقریر کرنے والوں میں حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے۔ قاضی اسلم صاحب ایم۔ اے۔ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ ایم۔ ایل سی مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری تھے۔ جن کی نہایت پُر معارف اور زبردست تقریریں ہوئیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۵) چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر ایم ایل سی نے میاں عبد الحی صاحب لدھانوی کے مسودہ قانون کی جو وراثت اور طلاق وغیرہ کے متعلق اسمبلی میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خوب وضاحت کر کے بغرض تائید تجویز پیش کی۔ جو بیس ہزار کے قریب حاضرین جلسہ کی تائید سے باتفاق رائے پاس ہوئی ؛

(۶) جلسہ میں امسال حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دو نظمیں پڑھی گئیں۔ جو احباب کے تزکیہ اور نصیحت کیلئے بے مثل تھیں۔ دیگر نظمیں بھی پنجابی اور اردو میں نہایت برجستہ اور مفید سنائی گئیں ؛

## یادِ ایّامِ سلف

(از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی)

اس قدر بُعد و تنفر اور حدِ انقباض!
ذہی یہ تو کہو کس نے تمہیں بہکا دیا؟
آہ! وہ لمبی ملاقاتیں وہ پیمانِ وفا!
یادِ ایّام سلف نے ہائے کیا تڑپا دیا!
میری کم ظرفی ہے فیضِ حسن سے زور آزما!
جامِ دل صہبائے شوقِ دید نے چھلکا دیا!
وائے حسرت کار فرمائے چراغاں جل گیا
غنچۂ دل کو سموم یاس نے مرجھا دیا!
ہے کشود و بستِ ابر وصل انکے ہاتھ میں
جس کے چاہا دامنِ امید پر برسا دیا!
لے گئی اس کو درِ محبوب تک اس کی ضیاء
جل کے پروانے نے نورِ شمع کا بدلہ دیا!
موت بلبل در اصل تھی حاصلِ جوشِ وصال
اور دامن چاک غنچہ نے گلِ رعنا دیا!
طلعتِ صد شمس کے ہوتے بھی ہے تاریک وہ
حجرۂ دل میں نہ ہو جب تک تمنا کا دیا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبروں کا گلدستہ

## نہرو رپورٹ زائد المیعاد

### مکمل آزادی کا ریزولیوشن پاس ہوگیا

لاہور ۳۱ر دسمبر کو مہاتما گاندھی نے بتائید پنڈت موتی لال نہرو مکمل آزادی کا رزولیوشن ذیل کے الفاظ میں پیش کیا۔

"یہ کانگرس درجہ نوآبادیات کے متعلق وائسرائے کے ۳۱ر اکتوبر کے بیان پر پارٹی لیڈروں جن میں کانگرس کے کارکن بھی شامل ہیں کے اعلان کے متعلق ورکنگ کمیٹی کی کارروائی کی تائید کرتی ہے۔ اور سوراجیہ کے لئے قومی تحریک کے تصفیہ کے لئے کوششوں کا اعتراف کرتی ہے۔ تاہم جو کچھ ہوا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اور مہاتما گاندھی۔ پنڈت موتی لال نہرو اور دیگر لیڈروں اور وائسرائے کی ملاقات کے نتیجہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کانگرس کی رائے ہے۔ کہ ان حالات مجوزہ گول میز کانفرنس میں کانگرس کی نمائندگی لاحاصل ہے اس لئے کلکتہ کانگرس کے اجلاس کے ریزولیوشن کے مطابق جو گذشتہ سال پاس کیا گیا تھا۔ یہ کانگرس اعلان کرتی ہے کہ کانگرس کے آئین میں لفظ "سوراج" کے معنی مکمل آزادی ہونگے۔ کانگرس مزید اعلان کرتی ہے۔ کہ نہرو کمیٹی کی رپورٹ زائد المیعاد ہے۔ اور امید کرتی ہے۔ کہ ان کے بعد تمام کانگرسی اصحاب اپنی تمام تر توجہ مکمل آزادی کے حصول پر مبذول کرینگے۔ مکمل آزادی کے لئے لڑائی کی تنظیم کے ابتدائی قدم کے طور پر اور کانگرسی پالیسی کو کریڈٹ کی تبدیلی کے ساتھ مطابقت دینے کے لئے یہ کانگرس مرکزی اور صوبجاتی قانون ساز انجمنوں اور حکومت کی کمیٹیوں کے بائیکاٹ کا اعلان کرتی ہے۔ اور کانگرسی اصحاب اور ممبروں سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ آئندہ انتخابات میں حصہ نہ لیں۔ اور موجودہ کانگرسی ممبروں کو حکم دیتی ہے کہ وہ اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔ یہ کانگرس قوم سے پُر زور اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ کانگرس کے تعمیری پروگرام کی طرف دھیان دیں۔ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اختیار دیتی ہے۔ کہ جب وہ مناسب خیال کرے سول نافرمانی کے پروگرام جس میں عدم ادائیگی ٹیکس بھی شامل ہوگی کو شروع کردیں۔ خواہ وہ منتخب علاقہ جات میں شروع کیا جائے یا دوسری طرح"

اس ریزولیوشن پر مختلف ترمیمیں پیش ہوئیں۔ جو سب کی سب مسترد ہوگئیں۔

اس کے بعد مہاتما جی کے رزولیوشن پر ووٹ لئے گئے۔ جس کے خلاف چھ ہزار میں سے صرف ۶ ڈیلی گیٹوں نے ہاتھ اٹھائے۔ اور رزولیوشن کے پاس ہونے کا اعلان ہوتے ہی پنڈال "مہاتما گاندھی کی جے" کے نعروں سے گونج اٹھا۔

## میعاد رعایت بڑھادی ہے

فاروق بک ایجنسی کی سالانہ رعایت بیرونی احباب کی خاطر بڑھادی ہے۔ صفحہ ۱۲ پر کتب رعائتی کی فہرست ملاحظہ فرماکر دوستوں کو اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ (مینیجر)

## نہرو رپورٹ مسترد

ایک رزولیوشن یہ تھا۔ کہ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے نہرو رپورٹ آج سے ترک کردی جاتی ہے۔ اور کوئی ایسی کانسٹی ٹیوشن نہ بنائی جائے گی۔ جو خالص قومیت پر مبنی نہ ہو ...... اور جسے ہندو مسلمان اور سکھ پسند نہ کریں۔

اس کے ساتھ ہی کانگرس ان لوگوں کو جو نہرو رپورٹ کی وجہ سے اس سے الگ ہوگئے تھے۔ دعوت دیتی ہے۔ کہ وہ اس میں شامل ہوکر جنگ آزادی میں پورحصہ لیں +

## لاہور کے آٹھ نوجوانوں کا مقدمہ

۲۳ر دسمبر کو دہلی میں بم کے حادثہ کے بعد ۲۴ کی صبح کو یکایک لاہور میں نوجوانوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی۔ چنانچہ کرن چندر داس۔ دھنونتری۔ ویریندر۔ احسان الٰہی۔ رام کشن سکھدیو۔ ملکھی رام اور جا رسید اس آٹھ نوجوانوں کو گرفتار کرلیا گیا جب ان نوجوانوں کو مسٹر مہدی حسین مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو ان سے پانچ پانچ ہزار کی ضمانت اور مچلکے مانگے گئے۔ جن کا انتظام جلدی کردیا گیا۔ لیکن عدالت نے منظور ضمانتوں کی ضمانتیں اس وقت تک ...

## (بقیہ صفحہ مبشر ۱۱)

کی اتہام بازی ہے۔ ہم نے اس قسم کے بیان پر انہیں کھلی دعوت مباہلہ دے دی ہے (جواب مباہلہ نمبر ۲ صفحہ ۳) اگر وہ سچے ہیں۔ تو میدان میں نکلیں۔ لیکن ہم اتمام حجت کے لئے اس جگہ بھی ایک طریق فیصلہ ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ مستری عبد الکریم ایڈیٹر مباہلہ موکد بعذاب حلفی بیان شائع کردے۔ کہ :-

"میں اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں کامل یقین رکھتا ہوں۔ کہ جون سنہ ۲۹ء کے پرچہ والا بیان اور تازہ بیان بالکل درست اور راست ہیں۔ اور مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ یہ بیان عورتوں نے خود لکھے۔ ہم میں سے کسی نے نہیں لکھوائے۔ اور واقعات سب کے سب کلیتہً درست ہیں۔ اے غیور اور قہار خدا اگر میں اس بیان میں جھوٹ پر ہوں۔ تو ایک سال کے اندر مجھے عبرتناک سزا دے۔ تا دنیا پر حق کھل جاوے"

اگر وہ ایسا بیان شائع کردے۔ اور ایک سال تک آسمانی عذاب سے بچ رہے۔ تو بیشک دنیا کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ شرارت سے نہیں۔ بلکہ اپنی جگہ دیانتداری سے یہ اشتہار بازی کر رہے ہیں۔ باقی یہ الگ امر ہے کہ ان کو دھوکہ دیا گیا ہو۔ اور اس کے ازالہ کی صورت یہی ہوگی۔ کہ وہ ان "اپنی آشنا خواتین" کو پبلک پر ظاہر کردیں۔ کیا مستری لوگ ہمارے اس طریق فیصلہ کے مطابق حلفیہ بیان شائع کرینگے؟ دیدہ باید +

(خاکسار اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) سکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان - ۲۱/۱۲/۲۹)

## تحفہ مستریاں

مشین سیویاں والے لوہاروں (ادیبانِ "پیغام حق" اور "مباہلہ" اخباروں) کا تحقیقی اور مدلل جواب اور مستریوں کے مطالبہ مباہلہ اور حلف کا قرآن وحدیث اور سنت انبیاء و ملفوظات مسیح موعود علیہ السلام سے مقابلہ اور مستریوں کے خلافت سے ارتداد اور احمدیت سے بیزاری کے صحیح واقعات دیکھنے ہوں۔ تو صرف ۵ر کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے تحفہ مستریاں منگا کر پڑھو۔ (مینیجر فاروق)

۳ منظور کرکے ... دیکر رہا۔ جب تک تفصیلات اعلان کی حقیقت کی تصدیق نہ کرلے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# "فاروق"

قادیان دار الامان مورخہ ۷ر جنوری سنہ ۱۹۳۰ء

# ہمارا سالانہ جلسہ

احمدیہ مرکز قادیان دار الامان کا جلسہ سالانہ بابت سنہ ۱۹۲۹ء خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہایت خیر و خوبی اور شان عظیم سے ۲۷ر دسمبر سے شروع ہو کر ۲۹ر دسمبر کو قریب ۹ بجے شب کے دعاء مستجاب کے ساتھ ختم ہؤا۔ مہمانوں کی آمد ۲۳ر دسمبر سے شروع ہو گئی تھی۔ اور آج ۲ر جنوری سنہ ۱۹۳۰ء تک بعض مہمان موجود ہیں ۞

حکام ریلوے کی طرف سے تین زائد گاڑیاں مہمانوں کو قادیان پہنچانے اور پھر واپسی کے وقت لے جانے کے لیئے آتی رہیں۔ جس کا شکریہ ہم تمام جماعت احمدیہ کیطرف سے حکام ریلوے کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ کھانے اور قیام کا انتظام امسال نہایت اچھا تھا۔ باوجود گذشتہ سالوں سے بہت زیادہ مہمانوں کے آنے کے منتظمین خورد و نوش و مہمان نوازوں نے قیام و طعام کے متعلق حتیٰ الوسع کوئی شکایت نہیں ہونے دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۞

لیکچروں کا انتظام موزوں اور مضامین لیکچر از حد مفید اور نہایت دلچسپ اور نافع الناس تھے۔ اور ہر ایک لیکچر اپنے موضوع میں پر معلومات اور ضرورت وقت اور قوم اور سلسلہ کے مناسب حال تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تقریر **فضائل قرآن** پر ایسی اچھوتی اور حقائق و معارف سے پُر تھی۔ اور ایسے بے نظیر دلائل سے فضیلت قرآن کے ثبوت حضور نے ارشاد فرمائے۔ جو بجز قرآن مجید کے دنیا کی کوئی مذہبی کتاب پیش کر سکتی ہی نہیں۔ کیونکہ سوائے قرآن مجید کے ان میں وہ فضائل پائے ہی نہیں جاتے۔ اور اس قدر واضح اور عام فہم دلائل تھے۔ کہ مبتدی سے لیکر منتہی تک اپنے اپنے علم و فہم کے مطابق اُن سے مستفید ہو رہے تھے یہ تقریر جب شائع ہو گی۔ تو مذہبی دنیا میں ایک نیا انقلاب پیدا کر دیگی۔ اور اہل مذاہب کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ دنیا میں کون سی ایسی مذہبی کتاب ہے۔ جو تمام آسمانی صحیفوں اور مذہبی کتابوں سے ہر خوبی میں بڑھ کر اور ہر خیر میں بڑھکر اور حقیقی طور پر الٰہی کلام اور آسمانی ہدایت کہلانے کی مستحق ہے۔ وہ بجز قرآن مجید کے اور کوئی نہیں ۞

---

امسال جلسہ مستورات بھی اپنی کثرت تعداد اور رونق جلسہ گاہ اور تقریروں کے لحاظ سے گذشتہ تمام سالوں پر فوقیت لے گیا۔ مستورات کی تعداد تین ہزار کے اندر تھی۔ جن میں ڈھائی ہزار کے قریب مہمان عورتیں تھیں۔ جلسہ گاہ عورتوں سے کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا۔ اور ہر ایک خاتون ہمہ تن گوش ہو کر تقریروں کو سنتی تھی۔ اور منتظمات جلسہ خصوصاً ناظمہ صاحبہ جلسہ کا انتظام نہایت قابل تحسین تھا اللہ تعالےٰ ان کو اپنی برکات کا وارث بنائے۔ اور اس سے زیادہ ان کی ہمت اور قابلیت میں ترقی بخشے آمین

---

مردانہ جلسہ گاہ بدستور اسی جگہ بنایا گیا تھا۔ جہاں کئی سالوں سے ہوتا ہے۔ امسال اس کی وسعت میں قریباً چار ہزار نفوس کی بمقابلہ گذشتہ سالوں کے زائد جگہ بنائی گئی تھی۔ اور سٹیج بھی پہلے سے بہت بڑا تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر کے وقت معلوم ہؤا۔ کہ یہ جگہ بھی کافی نہ تھی۔ سامعین اور حاضرین ایک ایک فٹ جگہ میں نہایت تنگی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملکر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو تھک جانے پر ٹانگ یا پاؤں آگے پیچھے کرنا ہی دشوار تھا۔ دوسرے لیکچروں کے وقت میں حاضرین کی تعداد جلسہ گاہ میں چودہ پندرہ ہزار کے قریب رہی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر کے وقت تمام جلسہ گاہ پُر ہو گیا۔ جس میں بیس ہزار کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ اور قریباً ہزار کے تعداد جلسہ گاہ سے باہر پھرتی نظر آتی تھی۔ اس لیئے امسال بھی جلسہ گاہ تمام تعداد کا متحمل نہ ہو سکی۔ اور مہمانوں کی تعداد بہت بہت بڑھ گئی۔ باہر سے آئے ہوئے مہمان مرد چودہ ہزار اور مستورات قریب ڈھائی ہزار اور بچے پانچ سال سے بارہ سال تک کی عمر کے قریباً پانسو۔ اس طرح جملہ مہمانوں کی تعداد سترہ ہزار سے کچھ اوپر تھی۔ پولیس نے مہمان مردوں کی تعداد چودہ ہزار بتائی ہے۔ اور عورتوں کی تعداد ان کو معلوم نہیں ہوئی۔ غرضیکہ عورت مرد بچے ملا کر سترہ ہزار مہمان امسال آئے۔ اللّٰھم زد فزد ۞

---

آنے والے مہمانوں میں صوبہ پنجاب۔ یو۔ پی۔ بنگال۔ اوڑیسہ۔ کٹک۔ سرحد۔ مدراس۔ بمبئی۔ بہار کے علاوہ سماٹرا۔ افریقہ وغیرہ بیرون ہند سے بھی احباب شامل ہوئے۔ اور ہر طبقہ کے لوگ کلکٹر۔ ڈپٹی کلکٹر۔ اسسٹنٹ کمشنر۔ خوانین۔ رؤسا۔ بیرسٹر۔ وکیل۔ تحصیلدار۔ اور ہر صیغہ کے ملازم سرکار۔ فوجی رسالدار۔ صوبیدار۔ جمعدار تاجر۔ زمیندار وغیرہ آئے۔ اور کثیر حصہ تعلیم یافتہ اصحاب کا تھا۔ غرض یہ کہ امسال کا جلسہ ہر نوع اور ہر طریق میں گذشتہ تمام سالوں سے سبقت لے گیا۔ یہاں تک کہ پیغام پارٹی کے بھی چند دوست تشریف لائے۔ اور یہ بھی خبر نہایت خوش کن ہے۔ کہ پیغام پارٹی کا جلسہ بھی باوجود لاہور میں پچاس ساٹھ دیگر ہونے والے جلسوں کے جو کانگرس وغیرہ میں تھے۔ نہایت شاندار اور بارونق ہؤا جس میں قریباً سوا سو کے پیغامی مہمان پیام بلڈنگس میں "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے تعمیل ارشاد اور دعوت عامہ پر لبیک کہنے کو آ گئے تھے۔ اس طرح پیغامی جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہؤا۔ اللہ تعالےٰ اس سے زیادہ ان کی دھوم مچائے۔ آمین

---

اس دفعہ مہمانوں نے آنے میں توقف اور جانے میں عجلت کی۔ اس کی وجہ ریلوے کے ویک اینڈ ٹکٹ تھے۔ جس کے انتظار میں کثیر حصہ مہمانوں کا آنے سے رکا رہا۔ اور میعاد ٹکٹ کے ختم ہو جانے کے خوف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد چلا گیا۔ ورنہ بہت مہمان ۲۰ دسمبر سے ہی پہلے آنا شروع کر دیتے تھے۔ اور اختتام جلسہ کے دس دن بعد تک بہت مہمان دارالامان میں رہا کرتے تھے۔ جس سے جلسہ کی وہ غرض بھی حاصل ہو جاتی تھی۔ جو حضور مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائی تھی۔ کہ ایام جلسہ میں احباب ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کریں اور باہمی تعارف ہو جائے۔ لیکن ریلوے ایڈمنسٹریشن نے اس انکار خیر سے ایک حد تک ان کو روک دیا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ سال اس کا کوئی اچھا انتظام کیا جائیگا۔

---

ایک امر قابل شکایت بھی ہے۔ کہ جلسہ کے اعلیٰ افسر صاحب نے اپنے دفتر کے دروازہ پر یہ اعلان لگا دیا۔ کہ کوئی شخص بغیر اجازت خاص حاصل کئے۔ دفتر کے اندر ان کے پاس نہ پہنچے۔ بجز ان چند کارکنوں کے جو ان کے اپنے دفتر کے تھے۔ میرا خیال ہے۔ کہ ایام جلسہ میں افسر جلسہ کو ایسا بورڈ دروازہ پر لگانا مناسب نہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ اگر کوئی شخص حسب دستور سابق افسر جلسہ سے کوئی امر دریافت کرنے بغیر دیکھے اس اعلان کے جو ان کے دفتر کے دروازہ پر سرخ پنسل سے لکھا ہوا تھا۔ اندر چلا گیا۔ تو ان کے کارکنوں نے اس کو جھڑک کر باہر نکال دیا۔ اور فرمایا کہ باہر جا کر پہلے اعلان پڑھو۔ پھر اجازت حاصل کرو۔ پھر اندر آؤ۔ یہ طریق بالکل نامناسب تھا۔ جو آئندہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

---

خاص کھانے کے لئے ایک دوکان جلسہ کی طرف سے بیرون قصبہ ایسی کھولی گئی تھی۔ کہ جس سے کسی مہمان کو عمدہ کھانا مطلوب ہو۔ تو وہ وہاں سے خرید کر کھائیں۔ لیکن تجربہ سے یہ بالکل بے سود ثابت ہوئی۔ اور کھانا بھی نہایت معمولی اس دوکان میں پکتا تھا۔ اور نگران اور منتظم دکان بھی اس کے قطعاً اہل نہ تھے۔ اب انتظام اگر کرنا منظور ہو۔ تو اس کی نگرانی خوب اور کھانا خوش ذائقہ اور اعلان عام ہونا چاہیئے۔ لیکن پھر بھی اس کامیابی محال نظر آتی ہے ایسی دکان جلسہ کی طرف سے...

# احمدی مشن

## آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

آج زمانہ کے اس دور جدیدہ میں ہندوستان کی مختلف قومیں جو اپنے اپنے رنگ میں اور کسی نہ کسی غرض کے ماتحت جدوجہد کر رہی ہیں۔ وہ اپنی قوم کے لئے بعد قابل ستائش ہیں۔

مگر آہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے حال زار پر کیا نوحہ خوانی کریں۔ جبکہ وہ ایسے پُر آشوب زمانہ میں بھی اپنی ہمسایہ قوم کے بالمقابل کیا بلحاظ تعداد کے اور کیا بلحاظ مال و دولت کے۔ کیا بلحاظ جدوجہد کے کوسوں دور ہیں۔ جس سمت وہ قدم اٹھاتے ہیں۔ بجائے ترقی کے ان کا قدم تنزل کی طرف جاتا ہے۔ اور جو گھڑی اور جو ساعت آتی ہے۔ وہ ان کے لئے ایک نئی مصیبت اور نئی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ گو ایک حد تک موجودہ مسلمانوں کی تباہی و ناکامی کا باعث آج کل کے وہ غلط کار رہنمای قوم کے لیڈر بھی ہو سکتے ہیں۔ جو محض خواہش نفسی کیلئے اپنی قوم و ملت کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک ان کی تباہی کا دراصل ایک اور ہی باعث ہے۔ جس کے اظہار سے ہم ڈرتے نہیں۔ بلکہ اس کو تلواروں کی جھنکار اور گولیوں کی موسلا دھار بارش میں بھی کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔ وہ اس زمانہ کے مامور حق کا انکار ہے۔ جس کا آنا اسی زمانہ کے لوگوں کی ہدایت کے لئے مقدر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ سنت قدیمہ ہے۔ کہ جب اس کا مرسل دنیا میں نمودار ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت تمام قوموں کی ترقی کا انحصار اس مامور وقت سے وابستگی پر ہوتا ہے۔ اور جو قوم اس سے منہ پھیر کر رُوگردانی کرتی ہے۔ وہ اپنے مقاصد میں نہ پہلے کبھی کامیاب ہوئی اور نہ اب اور نہ آئندہ ہو گی۔

رہا اس بات کا ثبوت کہ وہ واقعی منجانب اللہ ہے بھی یا نہیں۔ سو اس کے متعلق زمانہ کے موجودہ مسلمانوں کی حالت زار خود اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک کھلی اور روشن دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی بعثت کی غرض و غایت دنیا کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور اصلاح کی اس وقت ضرورت ہوا کرتی ہے۔ کہ جب مخلوق خدا صراط المستقیم کو چھوڑ کر طرح طرح کی گمراہیوں میں مبتلا ہو جائے۔ اب ہم مسلمانوں سے ہی باادب و نیاز پوچھتے ہیں۔ وہ ہمیں ازروئے ایمان و خدا ترسی بتائیں کہ کیا اس وقت یہ امت مرحومہ اسی صراط المستقیم پر قائم ہے۔ جس پر کہ ان کے آقائے نامدار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے تھے۔ اگر ہے تو پھر کیا مسلمانوں کی موجودہ تباہی اور مصیبت اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر تو کوئی حرف نہیں لا سکتی۔ اگر نہیں۔ جیسا کہ ہرگز نہیں۔ تو پھر اس مامور وقت کی صداقت میں کیا شبہ باقی ہو سکتا ہے۔

دوسرا ثبوت اس کی وہ جانثار جماعت ہے۔ جس نے کہ اس کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اس کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ گو وہ اپنی تعداد کے لحاظ سے دنیا میں آٹے میں نمک ہے۔ مگر وہ اپنے کام کے لحاظ سے اور اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک جری ہے۔ اس مٹھی بھر جماعت نے دنیا میں وہ کارہائے نمایاں دکھائے ہیں۔ جس کو آج دنیا کی بڑی سے بڑی قوم بھی نہ دکھا سکی۔ یہ محض دعویٰ بے دلیل نہیں۔ بلکہ ثبوت اس کا موجود ہے۔ پس آؤ ہم اس مامور وقت کے اس خلیفہ برحق کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ جس کے ماننے سے ہی آج ہماری تمام تر مذہبی و سیاسی اخلاقی و تمدنی۔ روحانی و جسمانی ترقیات کا دارومدار ہے۔ آج وہ بفضل خدا تمام مسلمانوں کا سب سے زیادہ درد رکھنے والا ہے۔ اور پھر دیکھیں کہ کامیابی کس طرح ہمارے قدم چومتی ہے۔

(خاکسار محمد علی نائب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ فیروزپور شہر)

---

نوٹس:۔ جن خریداروں نے گذشتہ سال چندہ فاروق کے وی پی واپس کئے تھے۔ اور باوجود اطلاع کے علیحدہ سالانہ پرچہ اگر ادا نہیں کئے۔ ان کے نام بقایا چندہ فاروق کے وی پی دوبارہ ... ارسال کئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی وصول فرمالیں (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیغامی مشن

## اہل پیغام غیر احمدیوں کی نظر میں

## لا الی ھولاء و لا الی ھولاء

پیغامی حضرات جلب زر کی خاطر احکام آلہی کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے جتنا خلق خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ لوگ انہیں خادم اسلام اور پارسا تصور کریں۔ اتنا ہی لوگ ان سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ اور انہیں منافق خیال کرتے ہیں۔ ان کی مثال چمگادڑ کی سی ہے۔ جو جانوروں میں جاکر اپنے آپ کو جانور ظاہر کرتی ہے۔ اور پرندوں میں پرندہ ایک طرف یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر ماننے والے مشرک ہیں۔ کیونکہ اب یہ امر مخفی نہیں رہا۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اسے امر الٰہی سے روشن کر دیا۔ اور یہ بھی امر اپنی تحریر و تقریر میں ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت کی پیشگوئی کے مطابق واقعی حضرت مرزا صاحب مسیح موعود (علیہ السلام) ہیں۔

دوسری طرف آنحضرت کی پیشگوئی کے مکذبین کو مسلمان یقین کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی لڑکیاں دینا جائز اور ان کے جنازے پڑھنا کار ثواب اور انہیں امام صلوٰۃ بنانا درست تسلیم کرتے ہیں۔

لیکن دنیا بھی اندھی نہیں۔ منافقوں کا نفاق اور ان کی دورنگی کب تک مخفی رہ سکتی ہے۔ دنیا جس حقارت کی نظر سے انہیں دیکھتی ہے۔ اور جن درشت الفاظ میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہ ذیل کے حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ باوجود ان کی منافقانہ پالیسی کے انہیں جو ان کے مطاعوں کی طرف سے سرٹیفکیٹ ملا ہے۔ وہ قیامت تک ان کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے

کے طور پر رہے گا! اشد العذاب علی مسیلمۃ الفنجاب (لعنۃ اللّٰہ علی من سماھم) کے صفحہ ۴ پر مولانا محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

"یہ لاہوری قادیانیوں میں سخت خطرناک فرقہ اور کفر کے ساتھ منافق بھی ہے" لا

خدا کی شان ان لوگوں نے اپنوں سے اسلئے بگاڑ پیدا کیا۔ کہ غیر احمدی دوست انہیں اچھا جانیں مگر اس طرف سے جو حقارت آمیز سرٹیفکیٹ انہیں ملا۔ اس نے انہیں کہیں کا نہ رہنے دیا ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اس کے بعد دوسرا سرٹیفکیٹ ملاحظہ ہو صحیفہ رنگون صفحہ ۲ پر پیغام پارٹی کی نسبت یہ رائے قائم کی گئی ہے:-

"لاہوری پارٹی دراصل بڑی پالیسی سے کام لے رہی ہے۔ اس نے دیکھا کہ لوگ دعوت نبوت سے بھڑکتے ہیں۔ اور ایسے متوحش ہوتے ہیں کہ پھر ان کے جال میں پھنسنے کی امید نہیں کی جا سکتی۔ اور چندہ وغیرہ جو کچھ وصول ہوتے ہیں۔ وہ مسلمانوں ہی سے وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے اس نے یہ روش اختیار کی ہے۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ اور مرزا کے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہتے"

گویا ان کے تمام عقائد کو محض دھوکہ دہی اور جلب زر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ ہے غیر احمدی حضرات کا خیال جو وہ لاہوری پارٹی کے ایمان کے متعلق رکھتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(عبد الاحد مولوی فاضل قادیان)

## پیغام پارٹی کا ارتداد

اہل پیغام کے باطل عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پیغامیوں کے اقوال جن سے وہ احمدیت سے ارتداد کر گئے ہیں۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں۔ ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر ایک نسخہ دفتر فاروق سے طلب کریں۔ (مینیجر)

# غیر احمدی مشن

## حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور بھول چوک

نسیان جو بشریت کے لازم حال ہے۔ بعض معاندین سلسلہ عالیہ احمدیہ اس کو بھی جھوٹ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اگر ان سے کہا جائے کہ سہو سے فلاں حوالہ جو دراصل کسی اور کتاب کا تھا دوسری کتاب کیطرف منسوب ہو گیا ہے۔ تو وہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ وہ مامور خدا کیسا ہوا۔ جس سے سہو ہو۔ حالانکہ ان پر جب اس قسم کا کوئی اعتراض کرے۔ تو وہ وہی جواب دیتے ہیں۔ جو احمدی علماء کرام مخالفین کے ایسے اعتراضوں پر دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ مجیدیہ صفحہ ۵۴-۵۵ پر حنفی علماء کی طرف سے شیعہ حضرات کو جو جواب دیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جب خود غیر احمدیوں پر کوئی اعتراض کرے۔ تو اس وقت وہی جواب جس کو یہ محض عناد کی وجہ سے غلط قرار دیتے ہیں۔ مجبوراً انہیں دینا پڑتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:-

"اس معاملہ میں کوئی وجہ طعن کی معلوم نہیں ہوتی۔ اس واسطے کہ سہو ہونا افعال میں خواص بشریت سے ہے۔ اور امور بشریت میں انبیاء بھی سب لوگوں کے شریک ہیں۔ مرض اور درد سر اور زخم و قتل ان پر بھی جاری ہوتا ہے مار و کشت دم ان کو بھی کاٹتے ہیں۔ اور درد و دبیج ان کو بھی رنج پہنچاتا ہے۔ اور نیند و غفلت و نسیان ان کو بھی طاری ہوتا ہے۔ اور مرتبہ سہو کا ان باتوں سے بڑھ کے نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس کے لاحق ہونے سے عار و نقصان سمجھا جائے البتہ احکام الٰہی پہنچانے میں سہو جائز نہیں۔ کہ امر کی جگہ نہی اور نہی کی جگہ امر کر دی ہو۔ اس لئے اگر کوئی شخص ایسا اعتراض کرے۔

جو سہو و نسیان پر پڑتا ہو۔ تو اس سے انبیاء علیہم السلام کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اور سہو و نسیان چونکہ خاصۂ بشریت ہے۔ اس لئے ناممکن ہے۔ کہ انبیا علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہوں۔ خود آنحضرت نے فرمایا۔ انّما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون میں تمہاری طرح کا بشر ہوں۔ مجھ سے بھی ویسے ہی بھول چوک ہو جاتی ہے۔ جیسے تم سے ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے چار رکعت نماز میں دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دیا۔ اور بعد میں ذوالیدین کے بتلانے پر آپؐ نے بقیہ دو رکعت ادا فرمائیں!

(عبدالاحد مولوی فاضل قادیان)

# عیسائی مشن

## مسٹر اکبر مسیح اور ابن اللہ

(۷)

(مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل قادیان)

### اَبْ اور رَبّ میں فرق

آخری امر جس کا جواب لکھکر میں اپنے اس مضمون کو بند کرنا چاہتا ہوں وہ پادری اکبر مسیح صاحب سنوقی کی یہ عبارت ہے کہ:-

"خدا کی عظمت کا بیان اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اُس کو باپ کہیں اور اپنے تئیں اس کے فرزند" صفہ

گویا مسیحیت خدا کے لاتعداد اسماء الحسنیٰ کو بکلی طور پر نظر انداز کر دیتی ہے۔ اور صرف" اسے "باپ" کہنا اور اپنے تئیں اس کا "فرزند" قرار دینا اس کی حقیقی عظمت کے اظہار کے لئے کافی سمجھ لیتی ہے۔ حالانکہ یہ سخت نادانی ہے۔ اور یہ ازلی ابدی خدا کی جو غیر محدود صفات کی سخت ہتک ہے۔ کہ اسے صرف باپ سمجھا جائے۔ اور ہمیشہ گفتگو میں اور دعا کرتے ہوئے اب بھی یہی کہا جائے کہ اے ہمارے آسمانی باپ ہماری امداد فرما۔ کیونکہ باپ اگرچہ ایک نہایت واجب التعظیم ہستی ہے۔ مگر خدا کو باپ کہنا دراصل اس کی حقیقی عظمت کو نہ جاننے کی ایک کھلی دلیل ہے۔ لیکن اسلام اس کے مقابلہ میں اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ تم اپنے خدا کو اپنا باپ کہو۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ تم اسے اللہ کہو۔ یعنی وہ ایسی ذات ہے۔ جو تمام صفات کاملہ کی جامع ہے۔ اور تمام رذائل سے منزہ ہے۔ اور پھر وہ اس کی لاتعداد صفات کے لحاظ سے کبھی اسے رحمٰن کہتا ہے۔ کبھی رحیم کہتا ہے۔ کبھی مالک یوم الدین کہتا ہے۔ اور کبھی اسے علیم۔ حکیم۔ رحیم۔ مجید۔ غفور۔ شکور۔ رازق۔ باسط۔ واسع اور دوسری صفات سے متصف کرتا ہے غرضیکہ مسیحی مذہب اس پہلو میں سخت ناقص مذہب ہے۔ وہ اپنے خدا کو اَبْ کہکر منواتا ہے۔ مگر اسلام اسے رَبّ کے رنگ میں پیش کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اَبْ اور رَبّ میں عظیم الشان فرق ہے۔

(ا)۔ بہت دفعہ بچوں کے سر پر سے اُن کے باپ کا سایہ جاتا رہتا ہے۔ اور تب وہ یتیم کہلاتے ہیں۔ لیکن رَبّ ایک ایسی ذات ہے۔ جس کے سایۂ عاطفت کے نیچے انسان کو عمر گذارنی پڑتی ہے۔

ب:۔ اسی طرح دنیا میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ آدمی ایسی مشکلات میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ کہ خود باپ اس کے ساتھ پریشان ہو جاتا ہے۔ اور وہ کچھ بھی اُس کے لئے نہیں کر سکتا۔ تب ایسی حالت میں صرف رَبّ ہی ہوتا ہے۔ جو ان مشکلات سے انسان کو رہائی عطا فرماتا ہے۔ اور اسی لئے خواہ کسی قدر مصائب درپیش ہوں۔ ایک مسلمان اپنے مولیٰ سے ناامید نہیں ہوتا کیونکہ اپنے خدا کے رَبّ۔ رحمٰن اور رحیم ہونے پر وہ یقین رکھتا ہے۔ مگر "باپ" کہنے والے کے دل میں خدا کی طرف ویسی تڑپ پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ باپ تو خود ایسی جگہوں میں ناکام رہ جاتے ہیں۔

ج:۔ اسی طرح باپ کا کام بہت معمولی ہوتا ہے۔ صرف اپنی اولاد کی پرورش کرنا اس کے ذمہ ہوتا ہے۔ پھر جوان اور برسر روزگار ہونے کے بعد بیٹے کی اپنے باپ کی طرف بہت کم احتیاج رہ جاتی ہے۔ مگر رَبّ کی طرف تو انسان کو ہر ایک گھڑی ضرورت اور احتیاج ہے۔ اور اسی لئے اسلام نے خدا کے لئے رَبّ اور دوسری صفات تو تجویز کی ہیں۔ مگر "باپ" خدا کا نام نہیں رکھا۔ پس عیسائیوں کا یہ کہنا کہ خدا کی حقیقی عظمت کا اظہار اُسے "باپ" کہکر ہو سکتا ہے۔ بالکل غلط بات ہے۔ کیونکہ اس کی حقیقی عظمت اس سے بہت ارفع اور اعلیٰ ہے۔ کہ اسے باپ کہا جائے۔ الغرض خدا کو صرف باپ کہنا دراصل اس کی صفات سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ اور اپنے آپ کو پھر "فرزند" کہنا بھی غلط ٹھہرا۔ ہم خدا کے سب بندے اور عاجز بندے ہیں۔ نہ کہ فرزند۔ اور اسلام انسان کے لئے عبد کا نام تجویز کرتا ہے نہ کہ فرزند کا۔

اور پھر یہ بھی سوچو۔ کہ اگر خدا ہمارا باپ ہوا۔ اور ہم سب اُس کے فرزند ٹھہرے۔ جیسا کہ خود پادری اکبر مسیح صاحب اقرار کر چکے ہیں۔ تو لازماً حضرت مسیح کو صرف "ابن اللہ" کہنا باطل ہوا۔ اور ہم تمام بھی بعینہ اسی طرح خدا کے فرزند ٹھہرے جیسا کہ مسیح اور اس طرح بھی ابنیت مسیح کا عقیدہ پاش پاش ہو گیا۔

### خاتمہ

الغرض پادری اکبر مسیح صاحب نے جو بھی دلائل و براہین ابنیت مسیح کے ثابت کرنے کیلئے اس ٹریکٹ میں پیش کئے ہیں وہ سب کے سب باطل اور بیہودہ ہیں۔ اور میں نے ان تمام کا جواب بالتفصیل عرض کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس مضمون کو بابرکت اور مفید ثابت کرے۔ اور اسے دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب بنادے۔ تاکہ سارے عالم پر واحد اور اکیلے خدا کی تمجید ابدالآباد تک ہوتی رہے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دیانندی مشن

## وید اور دیانند

(۴)

اس کے بعد مہاشہ جی لکھتے ہیں۔ کہ سچا مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں مذہبی رواداری اور اخلاقی ترقی کا راز مضمر ہے۔ اور ویدک دھرم میں یہ دونو باتیں اعلیٰ واکمل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر دنیا میں کوئی سچا دھرم ہے۔ تو وہ صرف ویدک دھرم ہے۔ نہ کہ اسلام کیونکہ یہ اپنے ماننے والوں کو ان دونوں باتوں کی تعلیم نہیں دیتا۔

### قرآن اور مذہبی آزادی

مہاشہ جی مذہبی آزادی کے متعلق جو قرآن کریم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس کی نظیر نہیں رکھتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔ ان لوگوں کو کہہ دو۔ کہ یہ دین اللہ کی طرف سے ہے۔ جس کا جی چاہے۔ اس کو قبول کرے۔ اور جس کا جی چاہے اس کا انکار کر دے۔ کیونکہ انسان خیالات اور اعمال کے لحاظ سے آزاد پیدا کیا گیا ہے۔ پھر ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین کے بارے کوئی زبردستی نہیں اور نہ ہی یہ کسی کا حق ہے۔ کہ وہ زبردستی سے کسی کو اپنے مذہب میں داخل کرے۔ بلکہ ہر ایک انسان کو آزادی ہے۔ کہ سمجھ و غور کے بعد وہ جس دین کو اچھا سمجھے اس کو قبول کرے۔ چنانچہ اس بات کی شہادت میں ہم کئی معزز آریہ سماجیوں کی گواہی پیش کرتے ہیں۔ کہ اسلام نے مذہب کے منوانے میں ہرگز سختی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ ہر ایک آدمی کو پوری آزادی دی۔ کہ وہ اسلام کے اصولوں کو غور سے دیکھے۔ اور اگر اس کی پوری تسلی ہو جاوے۔ تو وہ بے شک اسلام میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ کسی کو حق نہیں ہے۔ کہ وہ زبردستی کسی غیر مذہب والے کو اسلام میں داخل کرے۔ چنانچہ آریہ سماج کے لیڈر مہاتما ہنسراج لکھتے ہیں:۔

(۱) "لوگوں میں یہ ایک جھوٹ بات پھیلی ہوئی ہے۔ کہ یہ مذہب (اسلام) صرف تلوار سے پھیلا ہے"

(ویدک دھرم پرچار کے سادھن صـ۳۵)

(۲) "ہم یہاں اتنا بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام دھرم پر اعتراض کرنا کہ وہ تلوار کے زور سے دنیا میں پھیلا سرو تھا (بالکل) ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے اصول و عقائد ایک علیحدہ چیز ہے۔ اور سیاست اسلامی کا ملکوں میں بڑھنا اور بات ہے" (بھارت ورش کا اتہاس صـ۲ مطبوعہ بنارس)

### (۳) پروفیسر رام دیو کی شہادت

کہ اسلام محض تلوار کے زور سے پھیلا ہے "یہ غلط ہے۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی بھی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہو۔ تو کوئی آج پھیلا کر دکھا دے" (اخبار پرکاش)

یہ لیکچر ۱۰ر نومبر ۱۹۲۰ء کو لاہور میں دیا تھا۔

مہاشہ جی ان شہادتوں سے اچھی طرح ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ اسلام کی مذہبی آزادی کا اپنے تو خیر غیر بھی اقرار کر رہے ہیں۔ کہ واقعی دنیا میں اگر کسی قوم نے لوگوں کو مذہبی آزادی دی ہے۔ تو وہ اسلام ہے۔

### ویدوں کی رواداری

لیکن بخلاف اس کے جب جب ہم ویدوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں مذہبی آزادی کا نام و نشان تک نہیں وید نے ان لوگوں کے لئے جو کہ ویدوں کو الہامی کتاب نہیں تسلیم کرتے۔ اور اس کی تعلیم کو نجات کے لئے کافی نہیں خیال کرتے سخت سے سخت سزائیں بتائی ہیں۔ چنانچہ ایک منتر نیچے لکھتا ہوں ملاحظہ ہو:۔

(۱) "دشٹوں کو ہلاک کرنے والے راجہ کے ہتھیاروں کو اچھی طرح میں ہی تانتی ہوں۔ یقیناً میں ہی وید اور ایشور کے مخالفوں کو اور ایذا رساں لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہتھیار حاصل کرتی ہوں۔ میں خود مخلصین (آریوں) کے لئے جنگ کرتی ہوں" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۵ منتر ۴)

(۲) "تو وید کے مخالفوں کو کاٹ۔ کاٹے جا۔ کاٹ ڈال۔ ناش کر و ناش کر۔ تباہ کر۔ برباد کر"

(اتھرووید کانڈ ۱۲ سوکت ۵ منتر ۵۱)

(۳) "تو وید کے نندک (مذمت کرنے والوں کو) کاٹ ڈال، چیر ڈال۔ پھاڑ ڈال۔ جلا دے۔ پھونک دے۔ بھسم کر دے"

(اتھرووید کانڈ ۱۲ سوکت ۵ منتر ۶۲)

(۴) "اس وید ورودھی (مخالف وید) کے لوموں کو (بالوں کو) کاٹ ڈال۔ اس کی کھال اتار لے"

(اتھرووید۔ منتر ۶۸)

(۵) "مخالف وید کے گوشت کو بوٹی بوٹی اور اس کی نسوں کو اینٹھ دے" (ایضاً منتر ۷۰)

(۶) "اس کی ہڈیاں مسل ڈال۔ اس کی مینگ نکال دے" (ایضاً منتر ۷۱)

مہاشہ جی ان منتروں کو غور سے پڑھو۔ اور بتلاؤ کہ یہ وہ مذہبی آزادی ہے۔ جس پر تم اس قدر ناز کرتے ہو۔ کیا اس سے بڑھ کر وحشیانہ اور سنگدلانہ تعلیم کوئی مذہب دے سکتا ہے۔ کہ یہ وہی مذہبی آزادی ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے تم اسلام پر اعتراض کرتے ہو۔ مہاشہ جی کچھ تو دل میں شرمائیں۔ اگر آپ میں کچھ بھی انسانیت باقی ہے۔ تو ایک ہی آیت قرآن کریم سے پیش کریں جس میں لکھا ہو۔ کہ جو قرآن شریف کو الہامی کتاب نہ مانے اسکو قتل کرو۔ بخلاف اس کے ہم نے کئی منتر ویدوں کے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ جن میں صاف لکھا ہے۔ کہ جو ویدوں کو نہیں مانتا اور اس کی تعلیم پر نہیں چلتا اس کو مار ڈالو۔ یہ ہے ویدوں کی مذہبی آزادی۔ کیا مہاشہ جی ان منتروں کے ہوتے ہوئے تم یہی پکارتے رہو گے کہ وید مذہبی آزادی کی اگیا دیتا ہے۔

### اخلاق اور آریہ سماج

مہاشہ جی مجھے از حد حیرانی ہے۔ کہ آپ نے کس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنے کی یہ جرأت کی ہے۔ کہ چونکہ وید اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے وہ سچا دھرم ہے۔ میرے خیال میں آپ نے یا تو ویدوں کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ اور یا پھر آپ لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور ویدوں کی تعلیم کو جو کہ اخلاق و تہذیب سے گری ہوئی ہے چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ سنو مہاشہ جی جن اخلاق کا نمونہ آپ کے وید پیش کرتے ہیں اس کی چند ایک مثالیں ویدوں سے نقل کرتا ہوں۔

(۱) رگوید میں جو یم یمی سوکت ہے۔ جس میں کہ بہن بھائی سے کہتی ہے۔ کہ اے میرے بھائی تو ........ تو میرے ساتھ .... کر لے۔ لیکن بھائی اس کا انکار کرتا ہے۔

(۲) جس سکھ روپ میں ٹھہر کے پتا اپنی کنیا یعنی لڑکی میں ..... (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ص ۲۹۷)

سبحان اللہ کیا اعلیٰ اخلاق وید پیش کر رہا ہے۔ حیف ہے ایسے اخلاق پر۔ کیا مہاشہ جی اسی کو اعلیٰ اخلاق شمار کرتے ہو۔ اور پھر نیوگ جیسی حیا سوز رسم کے ہوتے ہوئے آپ کس طرح یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج اخلاقی ترقی کرنے میں اسلام سے آگے ہے۔ جب تک نیوگ کا ٹیکا آریہ سماج کے ماتھے پر ہے۔ تب تک آریہ سماج ہرگز اخلاق و تہذیب کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

(مہتہ محمد عمر شرما مولوی فاضل)

## آئینہ اسلام

اس لاجواب کتاب میں "ویدک دھرم کی عکسی تصویر" پورے نقش و نگار کے ساتھ کھینچی گئی ہے۔ اور آریوں کی زہر آلود کتاب "اسلام کی اندرونی تصویر" کا ناقابل تردید مدلل اور دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب بڑی محنت اور زبردست حوالوں کے ساتھ تصنیف کی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ آریوں کی تصویر دیکھنے والے دوست ضرور کریں۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ ہے۔ دفتر فاروق سے طلب کریں۔

(منیجر)

# ویدک دھرم کی عالمگیری

تمام دنیا کے لئے ایک ہی مذہب بھیجنے سے پہلے خدا تعالےٰ نے انسانوں کی استعداد کے مطابق کئی ایک کتابیں اور رسول و نبی مبعوث کئے۔ تا اُن کے پیرو اس عالمگیر مذہب کو شناخت کر سکیں۔ جو بعد میں آنے والا ہے۔ اور اس پر عمل پیرا ہو کر نجات ابدی حاصل کریں۔ لیکن انہوں نے بدقسمتی سے اپنے اس مذہب کو جو ان کے حالات کے مطابق وقتی ہونے کے باعث اپنے میں وہ خوبیاں اور کمالات نہ رکھتا تھا۔ جو باقی دنیا کے لئے کامل مذہب کے لئے ضروری ہیں۔ نہ صرف اسے عالمگیر خیال کیا۔ بلکہ اس کی اشاعت کے لئے ایسے ذرائع اختیار کئے۔ جو انسانیت، شرافت وغیرہ سے کوسوں دُور تھے۔ مگر بناوٹ خواہ کس قدر مزین ہو بناوٹ ہی ہوتی ہے۔ اور جلد ہی اس کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

آریہ سماج نے اسلام کی نقل کرتے ہوئے نہ صرف توحید کو ویدوں کی طرف منسوب کیا۔ بلکہ ویدک دھرم کو ساری دنیا کا نجات دہندہ مذہب قرار دیا۔ اور اس کے لئے بہت کوشش کی۔ اپنے مالوں کو پانی کی طرح بہایا اور غریبوں کو لالچ دیکر شدھ کیا۔ ملک کے ہر حصہ میں اپنے پرچارک بھیجے۔ اور انہوں نے ہر قسم کے حیلے استعمال میں لا کر آریہ سماج کو ترقی دینے کی کوشش کی لیکن ویدک دھرم میں چونکہ وہ صفات نہ تھیں۔ جن کی وجہ سے وہ تمام دنیا کو ہدایت دینے والا ہو سکتا۔ اس لئے آئے دن نہ صرف بیگانے بلکہ اپنے بھی اس سے متنفر ہونے لگے۔ اور آریوں کو ہمیشہ اسلام سے خوبیاں چرا کر اس میں داخل کرنی پڑیں۔ تا کہ وہ عالمگیر ہو سکے (حالانکہ جس مذہب میں وہ کمالات شروع سے رکھے گئے ہیں کامل اور عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے) چنانچہ اخبار "آریہ ویر" لاہور مورخہ ۲۸ دسمبر سنہ ۲۹ء کے مندرجہ ذیل اقتباسات ان امور کو بخوبی ثابت کرتے ہیں:۔

(۱) اخبار مذکور کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ "آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آریہ سماج کے بردھ نیتا نے یہ شکایت کی۔ کہ نوجوانوں کے اندر دھرم کے لئے شردھا کی کمی ہو رہی ہے"۔ ص ۳

(۲) "ہم نہیں بلکہ ساری دنیا کہتی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی اس وقت رُکی ہوئی ہے"۔ ص ۵

(۳) "آریہ سماج میں ایک نئے یگ کی ضرورت ہے۔ اور وہ سیوا یگ ہے.... آج ہم میں سے ہر ایک نقطہ چین بننے کی کوشش کرتا۔ دوسرے مذاہب کی اپنے لیڈروں کی اپنے بھائیوں کی سیوا میں نہیں بلکہ نقطہ چینی میں ہم کو آنند آتا ہے"۔ ص ۵

آریہ ویر کے مہاشہ ایڈیٹر کو معلوم نہیں۔ کہ جب آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب نے اپنے مذہب کی بنیاد ہی بدزبانی نکتہ چینی اور تمام بزرگوں کو بُرا بھلا کہنے پر رکھی ہو۔ تو پھر آریوں کی ایک دوسرے کو یہ نصیحت: کہ تم وہ کام نہ کرو۔ جو تمہارے بزرگ نے کیا تھا کس طرح درست اور مفید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اچھے چیلے وہی شمار ہوتے ہیں۔ جو گورو کے نقش قدم پر چلیں۔ اگر نصیحت کرنے والے آریہ کو واقعی نکتہ چینی سے نفرت اور سچائی سے محبت ہے۔ تو وہ اپنے بھائیوں کو اُس مذہب میں داخل ہونے کی نصیحت کرے جس کی یہ تعلیم ہے۔ لا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب (سورہ حجرات) کہ نہ تو کسی پر عیب لگاؤ۔ اور نہ ہی بُرے ناموں سے یاد کرو۔ اور پھر فرمایا۔ واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مؤمنا کہ تو مومن اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جو اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی دوسرے لوگوں کے لئے پسند کرے۔ آگے ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے۔ کہ:۔

(۴) "اس قدر پرتی ندھی سبھاؤں پروہتوں اور پنڈتوں کے ہوتے ہوئے بھی آریہ سماج کی ترقی کیوں رُکی ہوئی ہے۔ اتنے پرچار کے باوجود ہم کیوں ترقی نہیں کر رہے۔ ہزاروں ملکانوں کو ہم نے شدھ کیا ہزاروں روپیہ ان کی شدھی پر خرچ کیا سینکڑوں پرچارک مہینوں وہاں پڑے رہے۔ لیکن اس کے باوجود کیا ہم چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ملکانے ہم میں جذب ہو گئے ہیں۔" دھرمپال۔ انعام الحق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطیف اللہ وغیرہ کتنے ہی شدھ ہو کر واپس چلے گئے۔ کیا اس کی وجہ ہماری موجودہ ذات پات کی بندشیں نہیں ہیں؟ صـ۹

آریہ دوستو! سنو! جس امر کی آپ کی آریہ سماج کو آج ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور اس کے لئے وہ ذات پات توڑک منڈلی کی کانفرنس کر کے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں وہ چونکہ ایسی بات ہے۔ جو عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے اس لئے اسلام میں اس کے متعلق ان الفاظ میں تعلیم ہے یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ و جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (حجرات ع ۲) کہ اے لوگو ہم نے تمہیں نر و مادہ سے پیدا کیا۔ اور ہم نے تم کو مختلف کنبے اور قبیلے صرف اسلئے بنایا ہے۔ کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ ورنہ اصل بات یہی ہے کہ تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہے۔ جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

پس آریوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خود ایک ناقص مذہب کو کامل بنانے کی کوشش نہ کریں۔ کہ یہ انسانی طاقت سے بالا ہے۔ انسانی طاقت اور منصوبہ مذہب نہیں تصنیف کر سکتا۔ بلکہ اس کامل مذہب کو قبول کریں جس کے انوار قدسیہ کو دیکھکر آج انہیں ویدوں میں وہ کمالات داخل کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔

(خاکسار محمد یار مولوی فاضل قادیان)

## کیفیت وید

یہ وہ لاجواب اور زبردست کتاب ہے۔ جس کو پڑھنے کے بعد آپ آریہ مذہب اور آریہ سماج کے کسی بڑے سے بڑے پنڈت کو بھی دس منٹ میں ساکت کر کے اسکی گردن جھکا دینگے۔ آریہ سماج کے بانی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے عجائبات اس کتاب میں آپ کو نظر آئیں گے۔ جس کو ہر عقل کا انسان سن کر حیران رہ جائے گا۔ کہ کیا ویدوں کی یہی تعلیم ہے۔ جس کو آریہ سماج دنیا کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔ صرف ۶ر کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق سے ایک نسخہ طلب کریں۔ (مینجر)

# بابی مشن

## باب کی شریعت اور اس کی حقیقت

مہدی کی ایک علامت جو کتب احادیث میں بیان ہوئی ہے یہ ہے۔ کہ وہ مجدد دین ہوگا۔ اور یعمل فی الناس بسنۃ نبیھم (حجج الکرامہ صـ۳۶۱)۔ کہ وہ لوگوں میں آنحضرت صلعم کی سنت کے موافق عمل کریگا اور سنت کو زندہ کریگا۔ اور بدعات کو مٹائے گا۔ اور حدیث لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ لھذہ الامۃ (مسلم جلد اول کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم) سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ احکام شرعیہ میں کسی قسم کا دخل نہ دینگے۔ چنانچہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ ایسا موجود رہے گا۔ جس نے حق کی حمایت میں اپنی جانوں کو وقف کر رکھا ہوگا۔ اور اس مدعا میں کامیابی اس کے شامل حال رہیگی۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور جب مسیح موعود کا نزول ہوگا۔ تو اس وقت بھی وہ گروہ بدستور موجود ہوگا۔ اور اس وقت میں جو شخص ان کا سر گردہ اور پیشرو ہوگا۔ وہ مسیح موعود کے حضور درخواست کریگا (کہ چونکہ آپ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول ہیں۔ اسلئے اس حیثیت کے ساتھ) آپ ہمیں نماز پڑھائیں۔ (جو تمام احکام شرعیہ کا گویا مرکزی نقطہ ہے) آپ اس سے انکار کر دینگے۔ اور فرما دینگے۔ کہ (میرا منصب احکام شرعیہ میں دست اندازی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ اس کے لئے اسی امت کے لوگ (اسی قانون شریعت کے ماتحت) اسی امت کے سرگردہ رہیں گے۔ اس امت کیلئے اللہ تعالےٰ نے ارتفاع شان کے اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج مقدر کئے ہیں۔ جن میں اس پر سبقت لے جانے والی کوئی اور امت نہیں ہوگی (یعنی یہ آخری امت ہے۔ جس کے لئے مدارج ترقی کے راستے کھلے ہیں۔ یہ نہیں کہ میرے ذریعہ کوئی نئی امت تیار کی جائیگی۔ جو امت محمدیہ سے بھی بڑھکر ہوگی۔)

یہ علامت بھی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام جلد اول صـ۱۳۷ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق اس عالم گذران سے کوچ کرینگے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے کمال دین ہو چکا۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ . . . .

اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے۔ کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز کسی انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا"!

برخلاف اس کے باب نے ایک نئی شریعت ایجاد کی۔ اور اپنے آپ کو آنحضرت صلعم پر فضیلت دی۔ اور کہا۔ انہ افضل من محمد بن عبد اللہ (ص) لان مقامہ ھو مقام النقطۃ و مقام النبی (ص) مقام الالف" (تاریخ البابیہ صفحہ ۲۴۹)

کہ وہ آنحضرتؐ سے افضل ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کا مقام الف کا تھا۔ اور میرا مقام نقطہ کا ہے۔ اور اس نے مفتی بغداد کی طرف لکھا:۔

"فان یوما لا ینفعکم دینکم و لا عملکم بمثل لا ینفع الذین اوتوا الکتاب دینھم بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محیی رسول اللہ" (مفتاح باب الابواب صفحہ ۳۰۶)

کہ آج کے دن تمہارا دین (اسلام) اور تمہارے اعمال کچھ نفع نہیں دے سکتے۔ جس طرح کہ اہل کتاب کا دین آنحضرت صلعم کے بعد ان کو کچھ نفع نہیں دے سکتا تھا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ باب کی شریعت میں سے چند امور کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ صاحب مفتاح باب الابواب نے باب کی کتاب سے عربی زبان میں ترجمہ کر کے نقل کیا ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:۔

(۱) قرآن مجید کی شریعت پر عمل کرنے والا قیامت کی رات تک ناجی تھا۔ اور قیامت تک کی رات سے مراد ۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۰ھ کی رات ہے۔ جس میں اس نے دعویٰ کیا۔ اور قرآن مجید میں یوم القیامت سے مراد باب کے دعویٰ کا وقت مراد ہے۔ اور اللہ کی ملاقات سے مراد باب کی ملاقات ہے۔ اور جو شخص اس تاریخ کے بعد باب کے اوامر کے بجا لانے سے بے رغبتی ظاہر کرتا ہے۔ وہ عاصی اور فاسق ہے۔ اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ کافر جاحد ہے۔ اور مہدور الدم ہے۔ یعنی اس کے قاتل سے بدلہ نہیں لیا جائیگا۔

(۲) باب کی کتابوں کے سوا باقی تمام کتب کا پڑھنا پڑھانا حرام ہے۔ اور اس حکم کی تائید کتاب الاقدس کے اس مقام سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ (قد عفی اللہ عنکم ما نزل فی البیان من محو الکتب واذنا لکم بان تقرؤا من العلوم ما ینفعکم لا ما ینتھی الی المجادلۃ فی الکلام ھذا خیر لکم ان انتم من العارفین) کہ جو بیان میں کتب کے مٹانے کا حکم نازل کیا گیا تھا۔ وہ اب معاف کیا جاتا ہے۔ اور منسوخ کیا جاتا ہے۔ اسی بنا پر باب کے متبعین قرآن مجید اور کتب حدیث وفقہ وغیرہ جلا دیتے تھے۔ صفحہ ۲۵۲

(۳) باب نے شادی کا انعقاد زوجین (لڑکے لڑکی) کی رضا پر بغیر ولی اور وکیل اور گواہوں کے جائز رکھا۔ صفحہ ۲۵۳

(۴) باب نے انبیاء اور رسولوں کی قبروں اور زیارت گاہوں اور اسی طرح کعبہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک اور باقی تمام آئمہ کی قبروں کا گرانا اور بالکل زمین پہ سے صاف کر دینا ضروری فرض ٹھیرایا۔ صفحہ ۲۵۳

۵۔ اس نے بیت اللہ کا حج کرنا بالکل منسوخ کر دیا اور وصیت کی۔ کہ اس کی اُمت سے ایک مقتدر آدمی ظاہر ہو۔ تو بیت اللہ کو مکہ میں سے گرا دیا جائے۔ اور اس کی بجائے اس گھر کا جس میں وہ پیدا ہوا۔ شہر شیراز میں حج کیا جائے۔ صفحہ ۲۵۴

۶۔ حج بدل کو ناجائز قرار دیا۔ اور عورتوں پر حج فرض نہیں ہے۔ مگر وہ عورتیں جو خاص شہر شیراز کی رہنے والی ہوں۔ اور وہ بھی رات کو طواف کریں۔ صفحہ ۲۵۴

۷۔ اور زمین کا وہ ٹکڑا جس میں باب پیدا ہوا مسجد الحرام ہے۔ صفحہ ۲۵۴

۸۔ سال کے ۱۹ مہینے مقرر کئے۔ اور ہر ایک مہینہ کے ۱۹ دن۔ صفحہ ۲۵۵

۹۔ اور روزے سال میں ۱۹ مقرر کئے۔ اور روزہ کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک رکھا۔ اور روزوں سے پہلے پانچ دن کھیل کود۔ کھانے پینے اور خوشی منانے کے لئے مقرر کئے۔ صفحہ ۲۵۵

۱۰۔ جب کوئی بابی کافر سے کوئی چیز خریدے۔ تو اسی وقت وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ اور جب کوئی کافر کسی بابی کو بطور ہدیہ کے کوئی چیز دے۔ تو اس کافر کے ہاتھ سے علیحدہ ہوتے ہی وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ صفحہ ۲۵۶

۱۱۔ اور ہر ایک بابی پر فرض کیا۔ کہ وہ دس آیات بیان کی ہر روز تلاوت کرے۔ اور اگر یہ نہ کر سکے۔ تو ۱۹ بار "اللہ اللہ ربی ولا اشرک باللہ احدا" پڑھے۔

۱۲۔ بچہ کی ولادت کے وقت اس کے والدین پر ایک نماز مقرر کی۔ جس میں پانچ تکبیریں رکھیں۔ پہلی تکبیر میں ۱۹ دفعہ "انا بکل مؤمنون"۔ اور دوسری میں ۱۹ دفعہ انا بکل مؤقنون اور تیسری میں اسی طرح انا کل باللہ محیون اور چوتھی میں انا کل باللہ ممیتون۔ اور پانچویں میں انا کل باللہ راضون پڑھنا مقرر کیا۔ صفحہ ۲۵۷

۱۳۔ جنازہ کی نماز میں ۶ تکبیریں رکھیں۔ پہلی تکبیر میں انا کل باللہ عابدون۔ دوسری میں انا کل للہ ساجدون اور تیسری میں انا کل للہ قانتون۔ چوتھی میں انا کل للہ ذاکرون۔ اور پانچویں میں انا کل للہ شاکرون۔ اور چھٹی میں انا کل للہ صابرون۔ ۱۹۔ ۱۹ بار پڑھنا مقرر کیا۔ صفحہ ۲۵۷

۱۴۔ اور بلور اگر نہ مل سکے۔ تو صاف چمکیلے پتھروں میں مردوں کے دفن کرنے کا حکم دیا۔ صفحہ ۲۵۷

۱۵۔ منہ سے جو خون بہے۔ اور چارپائیوں کی لید اور وہ کیچڑ جو پاؤں کو رستے سے لگ جائے۔ اور حیوانات کے سب اعضاء اور منی پاک ہے۔

۱۶۔ جب کوئی بابی کسی ایک شخص یا جماعت کے پاس آئے۔ تو وہ (السلام علیکم کی بجائے) اللہ اکبر کہے۔ اور اس کا جواب اللہ اعظم سے دیا جائے۔ اور اگر آنے والی عورت ہے۔ تو وہ اللہ ابہیٰ کہے۔ اور عورتوں کی طرف سے جواب اللہ اجمل ہو۔ صفحہ ۲۶۱

۱۷۔ جب کوئی خاوند طلاق دینا چاہے۔ تو پہلے وہ ۱۹ مہینے یعنی ایک سال علیحدہ رہے۔ اور طلاق رجعی کی عدت ۱۹ دن ہے۔ ۱۹ طلاق تک تو رجوع کی اجازت ہے پھر نہیں۔ صفحہ ۲۶۲

۱۸۔ ریشم اور چاندی اور سونا مردوں اور عورتوں کے لئے پہننا جائز ہے۔ صفحہ ۲۶۳

۱۹۔ ہر ایک بابی کو چاندی کی انگوٹھی جس کا نگینہ عقیق احمر کا ہو۔ پہننا ضروری ہے۔ صفحہ ۲۶۳

۲۰۔ استاد پر حرام ہے۔ کہ وہ پانچ سال سے کم عمر کے طالب علموں کو مارے۔ اور پانچ سال سے زیادہ عمر والوں کو پانچ چھڑیاں مار سکتا ہے۔ اور جو زیادہ مارے گا۔ تو وہ اگر شادی شدہ ہے۔ تو ۱۹ دن تک اس کو اپنی بیوی کے پاس جانا حرام ہے۔ اور اگر غیر شادی شدہ ہے۔ تو اس کو ۱۹ مثقال باب یا اس کے امناء کو جو اس کے بعد ہوں دینا پڑے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (جلال الدین شمس از بوبقاش)

---

## تصنیف صحیح

حیل بہائیت بابیوں نے جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف ایک رسالہ "برہان صریح" فرضی مباحثہ کے طور پر لکھا تھا۔ جس میں کسی فرضی احمدی کا ہار جانا ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکہ دیا تھا۔ اس کا جواب اس کتاب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ حیفا نے تحریر فرمایا ہے جو دیکھنے کے... قابل ہے۔ قیمت ۲ دفتر فاروق سے طلب کریں۔ (ایڈیٹر)

---

ؔ قرآن مجید کی مخالفت جو کرنی ہوئی۔ کیونکہ قرآن مجید میں ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شہرا۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک مہینے بارہ ہیں وارد ہے۔ (شمس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبار مباہلہ والوں سے فیصلہ کے آٹھ طریق

اخبار مباہلہ والوں نے دنیا کو عجیب رنگ میں دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ان لوگوں کو کہا۔ کہ میں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں۔ تم بھی بالمقابل حلف اٹھاؤ۔ مستری خود تسلیم کرتے ہیں:۔

"ابتداءً کہا گیا۔ کہ بجائے الزامات پر مباہلہ کرنے کے اس امر پر مباہلہ کر لو۔ کہ میں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں" (اب بھی یہ چیلنج قائم ہے)

مگر ان لوگوں کی خباثت اور دہریت کا یہ عالم ہے۔ کہ لکھتے ہیں:۔

"مقرر کردہ خلیفہ پر مباہلہ کرنا ایک عبث فعل ہوگا۔ کیونکہ ہر شے ہی خدا کی مقرر کردہ ہے۔ حتیٰ کہ شیطان ایسی ہستی بھی اسی کی مقرر کردہ ہے۔ اور یہ امر واقع ہے۔ کہ تم نام کے خلیفہ ہی ہو" (دیباچہ دسمبر ۱۹۲۹ء)

کیا خدا کا مقرر کردہ رسول۔ نبی اور خلیفہ کا دعویٰ یہی رنگ رکھتا ہے۔ کیا اس سے ان کی شرارت کا کافی ثبوت نہیں ملتا۔

خصفوا کیوں! اب تو دیکھا رنگ اس عیار کا
اب تو کہدو کیا یہ موقع تھا۔ اسی گفتار کا

مستریوں کی پریشانی دماغ کی یہ حالت ہے۔ کہ ایک طرف تو جلد عذاب مانگتے ہیں۔ اور دوسری طرف خود تسلیم کرتے ہیں:۔

"خدا کی گرفت فوری نہیں ہوتی۔ خدا کی تلوار ایک لخت نہیں اٹھا کرتی۔ خدا کا عذاب فی الفور نہیں آیا کرتا مگر جب بھی قادر مطلق کی گرفت ہوتی ہے۔ تو بہت سخت ہوتی ہے۔ مگر وہ بدعمل کو سزا دینے میں ہم نادانوں ایسا جلد باز نہیں"

پس تم بھی ذرا صبر سے انتظار کرو۔ کہ خدا کے فیصلہ کا دن آتا ہے۔ اور تم یقیناً یقیناً اپنے کیفر کردار کو پہنچو گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم نے تمہارے سامنے فیصلہ کے لئے مندرجہ ذیل صورتیں پیش کی ہیں۔ کیا تم ان پر عمل کر کے اپنی حقانیت کا ثبوت دے سکتے ہو۔ وہ صورتیں یہ ہیں:۔

(۱) حضرت امام جماعت احمدیہ کے حلفیہ موکد بعذاب بیان مندرجہ جواب مباہلہ نمبر اول کے بالمقابل تم بھی ایک حلفیہ موکد بعذاب بیان شائع کرو۔ (۲) تم اپنے الزامات میں سے کسی ایک معین واقعہ پر تفصیلی بیانات شائع کرنے کے بعد خاکسار کے ساتھ مباہلہ کر لو۔ میری طرف سے یہ مباہلہ والوں کو کھلی دعوت ہے (۳) اپنے شائع کردہ بیانات کے متعلق مندرجہ ذیل طریق پر مؤکد بعذاب قسم کھاؤ۔ پھر اگر سال تک الٰہی گرفت سے بچ رہو۔ تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ تم شرارت سے نہیں۔ بلکہ اپنی جگہ اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرتے ہو (۴) چک عنت ضلع شاہپور کے واقعہ پر جو جواب مباہلہ ع۲ صہ۱۲ پر درج ہو چکا ہے۔ اس کے عینی گواہ سے اپنی بدذاتی پر مباہلہ کر لو۔ کیونکہ یہ تمہارا مسلمہ عقیدہ ہے۔ ہماری طرف سے یہ الزامی جواب ہے۔ (۵) حضرت مسیح موعود کے فتویٰ پر مباہلہ کر لو۔ ملاحظہ ہو جواب مباہلہ ع۲ صہ۱۴ (۶) عبدالکریم اور محمد زاہد حلف اٹھائیں۔ کہ ہم نے کبھی زنا۔ لواطت یا اس کے مقدمات کا ارتکاب نہیں کیا۔ تا سمجھا جائے کہ وہ اپنے مطالبہ میں sincere ہیں۔ (۷) ہم تم کو بار بار جھوٹے تہمت طراز اور بہتان باندھنے والے قرار دیتے ہیں۔ تم ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر کے اپنی صداقت ثابت کرو۔ کیونکہ تمہارے نزدیک یہی طریق فیصلہ ہے (۸) تم جو ثبوت عدالت میں پیش کرو گے۔ یا جن اپنی "آشناؤں" کے نام عدالت میں بیان کرو گے۔ ان کو پبلک میں پیش کرو۔ کیونکہ تمہیں یقین ہے۔ کہ کوئی شریف انسان تمہارے مقابلہ پر عدالت میں جانا پسند نہ کریگا۔ کیا تم دنیا کو دھوکہ ہی دیتے رہو گے۔ یا کسی طریق پر عمل پیرا بھی ہو گے۔

انصاف پسند اصحاب تفصیل کے لئے جواب مباہلہ نمبر دوم ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ دو روپے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق قادیان سے طلب کریں۔

نوٹ:۔ مستری لاہور کے جن تین آدمیوں کے نام مباہلہ میں دکھائے گئے ہیں۔ اس نام کے مستریوں میں کوئی احمدی ہی نہ تھے۔ سراسر جھوٹ ہے۔

# مستریوں کی ایک اور شرارت کا خاتمہ

جلسہ کے ایام میں اخبار مباہلہ والوں نے ایک گمنام عورت کے لباس میں ہو کر ایک ناپاک اور شرمناک بیان شائع کیا ہے۔ ہم متعدد مرتبہ اس قسم کے خود تراشیدہ بیانات کی قلعی کھول چکے ہیں۔ اور اس کے افتراء اور جھوٹ ہونے کی سب سے زبردست دلیل یہ ہے۔ کہ باوجودیکہ ہم نے ہندو اور غیر احمدی منصف پبلک کے سامنے پر زور مطالبہ کیا۔ کہ اگر اس قسم کی تحریروں میں ذرہ بھر بھی صداقت ہے۔ تو ایسی خاتون کو سامنے لائیں۔ یا کم از کم اس کا نام و پتہ شائع کریں۔ لیکن مباہلہ والوں اور انکی خاتون کو اس کی جرأت کہاں؟ تازہ بیان بھی خود اپنے ابطال کا گواہ ہے۔ ایک لڑکی چند روپے "وظیفہ" کے باعث اور اس کا دیوث باپ بھی بایں حالات احمدیت میں شامل رہے۔ ع

این خیال است و محال است و جنوں

گول کمرہ بولب شارع عام ہے۔ لڑکی کا دل میں بہت کچھ "اضافہ" اگر یہ درست ہے۔ تو اس کو شور مچانا چاہیئے تھا۔ یا کم از کم جبکہ وہ دوسرے دن اپنے باپ کے سامنے رو پڑی تھی۔ اسے راستہ میں اور گھر میں جا کر فی الفور رونا اور اس خطرناک واقعہ کا ذکر کرنا ضروری تھا۔ اور پھر ہم ایک موٹی بات بتاتے ہیں۔ کہ اگر بالفرض کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو۔ تو کیا ساری تفصیلات ذکر کرنے کے بعد نام نہ بتانے سے اس فعل کے مرتکب کو اس کا علم نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اس کو سزا نہیں دے سکتا؟ لہذا نام کو چھپانا دراصل اپنے جھوٹ کو مخفی رکھنے کے لئے ہے وبس۔

ہم پر زور الفاظ میں دنیا کے باعزت انسانوں کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ سراسر دروغ۔ کذب۔ افتراء اور بہتان ہے۔ نہ کوئی ایسا واقعہ ہوا۔ نہ ہی اس کا عقلاً امکان ہے۔ یہ سب ان خبیث اور کمینہ لوگوں

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بتقریب جلسہ سالانہ ۵ار جنوری سنہ ۱۹۳۰ء تک مندرجہ کتابیں فاروق بک ایجنسی سے رعایتی قیمت پر ملیں گی

**حضرت مسیح موعود کا بے بہا خزانہ**

صرف بیس سٹ رعایتی قیمت پر دیئے جائینگے

تبلیغ رسالت جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات جو حضور نے اسلام کی صداقت اور اپنی صداقت اور قرآن مجید کی صداقت اور مذاہب باطلہ کے بطلان پر دنیا بھر میں ہر ایک مذہب و فرقہ و ملت کے لوگوں کے نام شائع کئے اور بالکل نایاب تھے۔ خدا کے فضل سے وہ ان آٹھ جلدوں میں جمع کر دیئے ہیں۔ جلد پنجم و ششم ختم ہو چکی ہے۔ آٹھ جلدیں موجود ہیں۔ جن کی مجموعی قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ رعایتی صرف پانچ روپیہ۔

**ہدایات زرین:۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے تبلیغ اسلام و تبلیغ سلسلہ کرنیوالے مبلغین کے واسطے یہ زرین ہدایات فرمائی ہیں۔ جن کا مطالعہ ہر ایک شخص کو جو تبلیغ اسلام و تبلیغ احمدیت کی دل میں تڑپ رکھتا ہے۔ ایسا مبلغ بنا دیگا۔ جو کسی میدان میں ناکام اور ذلیل نہ ہو۔ ہمیشہ خدا کے فضل سے بامراد رہے گا۔ اصلی قیمت ۱۰ر۔ رعایتی صرف ۵ر جیبی سائز جو ہر وقت جیب میں رہے۔

## غیر احمدیوں اور پیغامیوں اور آریوں کا رد

تشحیذ صحیح ۸ر۔ النبوت فی الاحادیث ۴ر۔ النبوۃ فی الالہام ۴ر۔ ازہاق الباطل ۲ر۔ مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ر۔ التنقید ۳ر۔ تکمیل حقیقت ۴ر۔ اس سٹ کی اصلی قیمت ۲؁ رعایتی ایک روپیہ۔ صرف ۲۰ سٹ رعایتی قیمت پر فروخت ہوں گے۔

## ثناء اللہ کی تردید میں

فیصلہ خداوندی بر مسلمات ثنائی ۸ر۔ ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار ۲ر۔ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر۔ فیصلہ الٰہی ثنائی روسیاہی ۵ر۔ ثنائی ہرزہ درائی ۵ر۔ مماثلت یہود احمدی نمبر اول ۲ر۔ مسیح موعود کی عمر ۲ر۔ اس سٹ کی اصلی قیمت دو روپیہ۔ رعایتی صرف ایک روپیہ صرف تیس سٹ رعایتی قیمت پر فروخت ہوں گے۔

## آریوں کے رد میں

پیدائش عالم ۳ر۔ صاعقہ ذوالجلال حصہ اول ۳ر۔ ایک مسلمان کا پیغام ۱ر۔ تنبیہہ زبان دراز ۱ر۔ وید کی توحید کا آئینہ ۲ر۔ دھرم پال کا بھٹا ار۔ گائے کی عظمت ۲ر۔ کلام الامام ۲ر۔ رسالہ گوشت خوری ۲ر۔ الحق دہلی ار۔ تصدیق کلام ربانی بجواب مسلمانی کے بانی کی کہانی ۶ر۔ اس سٹ کی اصلی قیمت دو روپیہ۔ رعایتی صرف ایک روپیہ۔ صرف ۲۵ سٹ رعایتی قیمت پر فروخت ہوں گے۔

**نوٹ ۱:۔** مندرجہ بالا کتابوں میں سے جو کتاب علیحدہ لی جائیگی۔ وہ اصلی قیمت پر ملیگی۔

**نوٹ ۲:۔** ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۳۰ء تک یہ کتابیں رعایتی قیمت پر بذریعہ وی پی ارسال ہوں گی۔ صرف محصول ڈاک ان کے ذمہ ہوگا۔ وہ جلد درخواست بھیجدیں۔

## مندرجہ ذیل کتابوں میں کوئی رعایت نہیں

**چشمہ ہدایت:۔** رد آریہ میں لاجواب کتاب ہے جس میں ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت اور تناسخ کی تردید اور قدامت روح و مادہ کا رد نئے اور فلسفیانہ دلائل اور سائنس سے دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۵ر۔ نہایت زبردست دلائل اور عام فہم ہیں۔

**عشرہ سوالات کے جوابات:۔** اس میں غیر احمدیوں کے دس ایسے سوالات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو وہ ہمیشہ سلسلہ احمدیہ پر کرتے رہتے تھے۔ نہایت لاجواب اور نایاب کتاب ہے۔ صرف چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔

**علماء خلف:۔** یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس کا جواب اب تک کسی غیر احمدی سے نہ ہو سکا۔ خصوصاً ثناء اللہ امرتسری جو اس کتاب کی تصنیف کا اصل باعث ہے۔ اس کے جواب سے آج تک عاجز ہے۔ اور تا حیات عاجز رہے گا۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

**مرقع ثنائی:۔** امرتسری ثناء اللہ کے اس پرچہ اہلحدیث کی حرف بحرف سطر بہ سطر نقل مطابق اصل ہے۔ جس میں اس نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں آخری فیصلہ سے انکار کیا تھا۔ اور اس اخبار اہلحدیث کو وہ کسی کے سامنے پیش کرنے سے شرماتا ہے۔ اور آج تک شرماتا ہے قیمت صرف ۴ر۔

**آئینہ حق نما:۔** مولوی ثناء اللہ کے رسالہ الہامات مرزا کا مکمل مدلل مفصل جواب ہے۔ بڑی ضخیم کتاب ہے۔ چند نسخے رہ گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

**التشریح الصحیح:۔** حضرت مسیح موعود کے ۲۹ الہامات پر غیر احمدی ملا نے ہمیشہ اعتراض کرتے تھے۔ ان سب کے اعتراضوں کا ایسا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ کہ کسی کو جواب الجواب کی جرأت نہیں ہوئی۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر۔

**مشین گن:۔** آریوں کے اس دعویٰ کی مفصل تردید میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ جو وہ ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام ثابت کرنے میں پیش کیا کرتے ہیں۔ اس میں دس فائر مشین گن سے ایسے کئے گئے ہیں۔ جن سے ویدوں کا قلعہ مسمار ہو کر دھڑم سے زمین پر گر گیا ہے۔ جواب لکھنے والوں کو دو سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے۔ قیمت صرف ۴ر۔

**نوٹ ۳:۔** یہ سب کتابیں اور اس سے علاوہ سلسلہ کی تمام کتابیں فاروق کے دفتر سے بذریعہ وی پی مل سکتی ہیں۔

**مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان۔ پنجاب**

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)